رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

قُلْ إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ ۚ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ

دیں کی نصرت کے لئے اک آسماں پر شور ہے | عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا | اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانے کے دن

الفضل

دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا۔ (الہام حضرت مسیح موعود)

مضامین بنام ایڈیٹر

کاروباری امور کے متعلق خط و کتابت بنام مینیجر ہو

ایڈیٹر:۔ غلام نبی ٭ اسسٹنٹ۔ مہر محمد خان۔

نمبر ۱۶ | مورخہ ۲ ستمبر سنہ ۱۹۲۰ء | پنجشنبہ | مطابق ۱۷ ذی الحجہ سنہ ۱۳۳۸ھ | جلد ۸

فہرست مضامین

مدینۃ المسیح

خاندان مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں خدا کے فضل و کرم سے خیر و عافیت ہے۔

مکرم حافظ روشن علی صاحب ان دنوں شملہ تشریف رکھتے ہیں۔

چوہدری حاکم علی صاحب۔ مولوی غلام رسول صاحب راجیکی اور شیخ محمد نصیب صاحب بطور ایک تبلیغی وفد ضلع شاہ پور میں بھیجے گئے ہیں۔ امید ہے اس ضلع کے دوست ان کا پرجوش خیر مقدم کریں گے۔

مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری علاقہ پٹیالہ میں دورہ کرنے کے لئے بھیجے گئے ہیں۔ جو بعض مقامات پر جلسہ وغیرہ کی تقریب کے باعث کئی کئی دن قیام کریں گے۔ احباب ریاست پٹیالہ انکے مواعظ سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں۔

حضرت خلیفۃ المسیح کے متعلق اطلاعات

اور

روزانہ ڈائری از ڈلہوزی

(نوشتہ مولوی رحیم بخش صاحب ایم اے)

۲۶۔ اگست سنہ ۱۹۲۰ء۔ نماز عید کا وقت ۸ بجے قرار پایا تھا۔ لیکن تیاری کرتے کراتے ۸½ ہو گئے۔ بعض دوستوں نے بازار سے بھی آنا تھا۔ اس لئے نماز ۹ بجے ادا کی گئی۔ جو خطبہ حضور نے پڑھا وہ لفظ بلفظ قلم بند کرنا تو میرے لئے قریباً ناممکن تھا۔ اس لئے چند مختصر نوٹ جو میں لکھ سکا۔ ٹوٹے پھوٹے الفاظ میں ارسال خدمت ہیں

حضور نے سورۃ فاتحہ پڑھکر فرمایا۔ کہ یہ عید قربانی کی عید کہلاتی ہے۔ کیونکہ یہ ایک عظیم الشان قربانی کی یادگار ہے۔ لوگ بحث کرتے ہیں۔ کہ یہ قربانی حضرت اسحٰق علیہ السلام کی تھی یا حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی۔ اصل بات یہی ہے کہ حضرت اسمٰعیل کی قربانی تھی۔ کیونکہ تورات میں آتا ہے کہ اکلوتا بیٹا قربان کیا جائے۔ اور چھوٹا بیٹا اکلوتا نہیں کہلا سکتا۔ بڑا بیٹا ہی اکلوتا ہو سکتا ہے۔ جبکہ چھوٹا ابھی پیدا نہ ہوا ہو۔

فرمایا۔ جہانتک میں نے سوچا ہے۔ یہ رؤیا آئندہ کے لئے ایک زبردست پیشگوئی تھی۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اسکو پورا کرنے کے لئے اپنے علم اور اخلاص کے مطابق حضرت اسمٰعیل کو ہی قربان کرنا چاہا۔ لیکن انکو بتلایا گیا کہ رؤیا کا یہ مطلب نہیں۔ بلکہ قدیمی سنت کے ماتحت خواب کے منذر حصہ سے بچنے کے لئے بکرے کی قربانی کی جائے۔ چونکہ اس کے منذر پہلو قیامت تک موجود رہنے تھے۔ اسلئے مسلمان ہمیشہ سے یہ قربانی کرتے

چلے آئے ہیں۔ فرمایا چونکہ اس رؤیاء کے دونوں پہلو ہیں منذر بھی اور مبشر بھی۔ اس لئے قربانی کا گوشت کھایا بھی جاتا ہے۔ اور تھوڑا کو بھی تقسیم کیا جاتا ہے۔

اصل میں رؤیا حضرت اسمٰعیل کی ہجرت کی پیشگوئی تھی حضرت ابراہیم کو حکم ہونیوالا تھا کہ اپنی بیوی بچہ کو جنگل میں چھوڑ آئیں۔ اور یہ بتایا گیا تھا کہ حضرت اسمٰعیل کو قربان کرنا پڑے گا۔ اور انکی رضا بھی اس میں شامل ہو جائے گی چنانچہ ان کی عمر گیارہ یا بارہ سال کی تھی۔ جب یہ حکم ہوا اسکے بعد حضور نے اس درد ناک قصہ کی تفصیل بیان فرمائی۔ اور فرمایا کہ یہ قربانی ان تک ہی محدود نہ تھی۔ بلکہ ان کی اولاد کو بھی ہمیشہ یہ قربانی کرنی تھی۔ کیونکہ انہوں نے تمام دنیا کے خلاف کھڑا ہونا تھا۔ اور اس میں ان کے لئے بہت سے خطرات تھے۔ سب سے بڑی اور اہم قربانی نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی تھی۔ چنانچہ چھ سال تک برابر انکو اس مقام میں سخت سے سخت تکلیفیں اٹھانی پڑیں۔ حتیٰ کہ آپ کا دانہ پانی بند کرنے کی کوشش بھی کی گئی۔ غرض یہ رؤیاء اس قربانی پر دلالت کرتی تھی۔ جو اسمٰعیل کی اولاد کو صداقت کی اشاعت کے لئے تمام دنیا کے مقابلہ میں کرنی تھی۔

اسلام کا اصل الاصول ہی قربانی ہے۔ جب تک کوئی شخص اسمٰعیلی رنگ نہ اختیار کرے۔ اس میں داخل نہیں ہو سکتا۔ لیکن آج کل کامل فرمانبرداری بہت ہی کم لوگوں میں پائی جاتی ہے۔ اس کا یہ مطلب نہیں۔ کہ فرمانبردار انسانوں سے غلطی ہی نہیں ہوتی۔ غلطی ہو سکتی ہے۔ لیکن کامل فرمانبرداری کا یہ مطلب ہے۔ کہ انسان کے اندر ایسی روح پیدا ہو جائے۔ کہ کسی وقت بھی انکار کا پہلو نہ نکلے۔ اور ابا اور استکبار بالکل نہ پایا جائے۔ خدا تعالیٰ کے احکام اور اسکے انبیاء کے مقابلے میں جس شخص کو اپنی ہتک کا خیال آ جاتا ہے۔ یا جو شخص اپنی حق تلفی کا خیال کر لیتا ہے۔ وہ ہرگز مسلم نہیں بن سکتا۔ مسلم وہ ہے جو ہر قسم کے احکام کو خوشی اور فرحت سے بجا لاوے اور اس کو کسی قسم کی قبض محسوس نہ ہو۔ اور جس کا اپنا ارادہ اور نیت کچھ بھی نہ ہو۔ بس وہ اطاعت اور فرمانبرداری میں ایک پتھر اور مردہ کی طرح ہو جاوے۔

سب سے پہلا گناہ ابا اور استکبار ہے۔ دیکھو آدم نے بھی نافرمانی کی۔ اور شیطان نے بھی۔ لیکن آدم علیہ السلام نے نسیان کی وجہ سے اور شیطان نے ابا و استکبار کی وجہ سے۔ محض نافرمانی کوئی چیز نہیں۔ یہ اور وجوہات سے بھی ہو سکتی ہے۔ لیکن ابا اور استکبار ایک ایسی مرض ہے۔ جو انسان کو آخر کار باہر نکال پھینکتی ہے۔

ہماری جماعت میں بھی بہت لوگ اس قسم کے ہیں جو نمازیں پڑھینگے۔ روزے رکھینگے اور تمام دن عبادت میں گذارتے۔ لیکن ان کے اندر وہ فرمانبرداری کی روح نہیں ہے۔ جو اصل کام کی چیز ہے۔ اگر ذرا سی بات بھی ان کی خواہش کے خلاف ہو یا ناپسند ہو تو فوراً اکڑ جائینگے۔ کیونکہ اصل میں وہ تمام عبادت بوجہ ذوق اور عادت کے کر رہے ہوتے ہیں۔ کامل فرمانبرداری کی روح ان کے اندر پیدا ہوئی ہوئی نہیں ہوتی۔

بعض بڑے بڑے لوگوں کو اس قسم کے ابتلا آ جاتے ہیں۔ اور لوگ بعد میں کہنے لگتے ہیں۔ کہ وہ بڑے نہ تھے۔ حالانکہ وہ پہلے واقعہ میں بڑے خیال کئے جاتے تھے۔ لیکن ان کے اندر وہ بیماری تھی جس نے انکو باہر نکال کر پھینک دیا۔ اگر ہماری جماعت کے لوگ اپنے نفس کا محاسبہ کرتے رہیں۔ اور بجائے دوسروں پر نکتہ چینی کرنے کے اپنے نفس کی ہی نگرانی کریں۔ تو بہت جلد ایک ایسی جماعت تیار ہو سکتی ہے۔ جو سخت سے سخت ابتلاؤں میں بھی ثابت قدم رہے۔ خواہ ان کو آروں سے بھی چیر دیا جاوے لیکن وہ فرمانبرداری سے کبھی منہ نہ موڑینگے۔ آخر خطبہ کو دعا پر ختم کیا۔

اخبار احمدیہ

برٹش ایسٹ افریقہ کے متعلق واقفیت حاصل کرنیوالوں کو اطلاع

ملک محمد حسین صاحب جو ایک عرصہ تک برٹش ایسٹ افریقہ میں بسلسلہ ملازمت رہے ہیں۔ حال میں قادیان آئے ہیں۔ اور اب وہ کچھ دنوں تک ولایت میں بیرسٹری کا امتحان پاس کرنے کے لئے جانیوالے ہیں۔ وہ اعلان کراتے ہیں کہ اگر کوئی بھائی برٹش ایسٹ افریقہ میں ملازمت یا تجارت یا کسی اور کاروبار کے متعلق معلومات حاصل کرنا چاہیں۔ تو ان سے دریافت کر لیں۔ وہ بڑی خوشی کے ساتھ اپنی واقفیت اور تجربہ سے آگاہ کرینگے۔ اور ان کے نزدیک جو مفید مشورہ ہو گا دینگے۔ نیز وہ درخواست کرتے ہیں کہ احباب ان کی کامیابی کے لئے خاص طور پر دعا فرما دیں۔ ان کا ارادہ ہے۔ کہ بیرسٹری کا امتحان پاس کر کے افریقہ میں ہی پریکٹس کریں۔ اور ساتھ ہی تبلیغ احمدیت میں مصروف رہیں۔ خدا تعالےٰ انہیں کامیاب کرے۔

ولادت

صوفی فضل الٰہی صاحب کلرک دفتر اگزیمنر آف اکونٹس ملٹری ورکس شملہ کے ہاں ۱۴ اگست ۱۹۲۰ء کو لڑکا اور الہ دین صاحب احمدی ساکن ٹھیکریاں کے ہاں ۱۳ اگست کو لڑکا متولد ہوا۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔ صاحب عمر اور خادم دین بنائے۔ آمین

درخواست دعا

احباب دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ میری تکالیف دور کرے۔ اور بیماری سے صحت بخشے۔ (گلاب الدین موضع جگت پور) میری بھاوج ایک عرصہ سے بیمار ہے۔ اس کی صحت کے لئے دعا کی جائے۔ (مہر الدین دوکاندار موضع علی وال)

نماز جنازہ

میری ہمشیرہ فوت ہو گئی۔ درخواست نماز جنازہ ہے۔ (عبد الرحمٰن اوجلہ ضلع گورداسپور) میری برادر زادی فوت ہو گئی۔ انا للہ۔ احباب نماز جنازہ غائب پڑھیں۔ (سید مزمل شاہ ساکن گھیر ضلع گجرات)

ملا کرم الٰہی صاحب ساکن چھاؤنی لدھیانہ جو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بہت پرانے اور مخلص خدام میں سے اور سلسلہ کے سرگرم خادم تھے انتقال کر گئے۔ آپ کی لاش لودھیانہ سے قادیان لائی گئی۔ اور بہشتی مقبرہ میں دفن کی گئی۔ احباب جنازہ غائب پڑھیں۔

خیروں کے دو صفحے

اگرچہ مضامین کیلئے اخبار کے صفحات کی کمی ہمارے لئے پہلے ہی تکلیف دہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

قادیان دار الامان - ۲ - ستمبر ۱۹۲۰ء

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبی

مولوی عبد الباری صاحب فرنگی محلی کا ایک مضمون ۲۹ر جولائی کے مشرق میں شایع ہوا ہے۔ اس میں مولوی صاحب موصوف رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی شان کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ :-

"صلی اللہ علیہ وسلم چونکہ نبی الانبیاء اور نبی الامہ ہیں اسواسطے آپ کے مظاہر انبیاء ہیں۔ اور اولیاء بھی ہیں۔ اور آپ میں صفات جامعیہ بھی ہیں۔ اسواسطے آپ کے مظاہر بھی مرتبہ جامعیت سے سرفراز ہوتے ہیں۔ مگر حکمت خداوندی کا مقتضیٰ یہ ہے۔ کہ انبیاء کے گروہ سے ایک ہی نبی حضرۃ عیسے علیہ السلام کو مظہر اتم حضرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کا کیا ہے"

مولوی صاحب کا یہ ارشاد بالکل بجا اور درست ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم چونکہ نبی الانبیاء اور نبی الامہ ہیں اسواسطے آپ کے مظاہر انبیاء ہیں اور اولیاء بھی ہیں" مگر سوال یہ ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے مظہر انبیاء اور اولیاء آپ کی امت کے افراد ہونگے۔ یا کوئی اور۔ اگر نبی کریم کی امت میں سے افراد ہی کو مرتبہ ولایت پر فائز کیا جاتا ہے۔ اور یہی درست ہے۔ تو کیا وجہ ہے کہ آپ کے "نبی الانبیاء" ہونے کے باوجود آپ ہی کی اُمت میں سے انبیاء نہ بنائے جائیں۔ اور ان انبیاء میں سے جو آپ سے پہلے ہو گذرے ہیں۔ اور جن کی نبوت آپ کے روحانی فیض اور آپ کی اتباع کا نتیجہ نہیں ہے ان میں سے کوئی لایا جائے یہ ایک نہایت ہی مضحکہ خیز بات ہے۔ کہ رسول کریم کو ابو الانبیاء مان کر اور یہ سمجھ کر کہ آپ کے مظاہر انبیاء ہونگے۔ یہ عقیدہ رکھا جائے کہ حضرت عیسیٰ ؑ جو حضرت موسیٰ ؑ کی اُمت کے ایک فرد تھے اور جو رسول کریم ؐ سے کئی سو برس پہلے کے رسول تھے۔ انہی کو پھر کسی وقت دنیا میں اس لئے بھیجا جائیگا۔ کہ تا رسول کریم ابو الانبیاء ثابت ہوں۔ قطع نظر اس سے کہ قرآن کریم پکار پکار کر حضرت عیسے کی وفات کا اعلان کر رہا ہے۔ ہم پوچھتے ہیں۔ حضرت عیسیٰ جنہیں حصول نبوت میں رسول کریم سے کوئی فیض حاصل نہیں ہوا۔ وہ آپ کے مظہر ٹھہر ہی کیونکر سکتے ہیں۔ رسول کریم کا مظہر تو وہی نبی ہو سکتا ہے۔ جو آپ کی اُمت میں سے ہو۔ اور جسے آپ کے فیض آپ کی اطاعت اور آپ کی غلامی میں درجہ نبوت حاصل ہوا ہو۔ پس جہاں مولوی عبد الباری صاحب کی یہ بات صحیح اور بالکل درست ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم ابو الانبیاء ہیں۔ اور آپ کے مظہر انبیاء ہونگے وہاں ان کا یہ خیال بالکل غلط اور قابل اصلاح ہے۔ کہ رسول کریم ؐ کے مظہر حضرت عیسیٰ ہیں۔ مولوی صاحب نے اسکو حکمت خداوندی کا مقتضیٰ قرار دیا ہے۔ لیکن ہمیں تو اس میں کوئی "حکمت خداوندی" نظر نہیں آتی۔ اور نہ خود مولوی صاحب نے بتایا ہے۔ کہ کونسی "حکمت خداوندی" کا یہ مقتضیٰ ہے۔ کیا یہ حکمت خداوندی ہے۔ کہ حضرۃ موسیٰ کی اُمت کا ایک شخص تو یونہی رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مظہر بن جائے۔ اور آپ کی اُمت میں سے کوئی شخص خواہ وہ آپ کا کتنا ہی فرمانبردار اور اطاعت شعار کیوں نہ ہو۔ اس کو یہ درجہ حاصل نہ ہو سکے۔ اگر اس بات کو درست مان لیا جائے۔ تو یہ بھی ماننا پڑے گا۔ کہ نعوذ باللہ اُمت محمدیہ بہت ہی بدقسمت اُمت ہے اور اسمیں سے خیر و برکت قطعاً اڑ گئی ہے۔ پھر یہ عقیدہ نہ صرف امت محمدیہ کو نہایت ذلیل قرار دیتا ہے۔ بلکہ اس سے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بھی بہت بڑا حملہ ہوتا ہے۔ اور وہ یہ کہ آپ کی تعلیم و تربیت ایسی ناقص ہے۔ کہ جس سے کوئی ایک شخص بھی ایسا نہ پیدا ہو سکا۔ جو نبوت کا درجہ حاصل کر سکتا۔ اس لئے آپ کے بعد حضرت موسیٰ کی اُمت کا بنا بنایا نبی خدا تعالیٰ کو بھیجنا پڑا۔ تاکہ وہ اس اُمت کی اصلاح کرے :-

لیکن کیا کوئی ایسا شخص جو رسول کریم کی قوت قدسی کی حقیقت سے کچھ بھی آگاہی رکھتا ہے۔ جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو حقیقی طور پر ابو الانبیاء مانتا ہے۔ جو آپ کی شان اتنی اعلےٰ اور ارفع سمجھتا ہے۔ کہ جو آج تک نہ کسی کو حاصل ہوئی ہے۔ اور نہ ہو سکتی ہے۔ اس کے دل میں یہ خیال آ سکتا ہے۔ ہرگز نہیں :-

پس حقیقت یہی ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا نبی الانبیاء ہونا متقاضی ہے اس امر کا کہ آپ کے بعد نبی ہوں اور ایسے نبی ہوں۔ جو آپ کی امت میں سے آپ کی غلامی اور آپ کی اتباع کر کے اس درجہ پر فائز ہوں اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اسی رنگ اسی طریق اور اسی شان سے مبعوث ہوئے۔ جیسا کہ فرماتے ہیں :-

"خدا تعالیٰ کی مصلحت اور حکمت نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے افاضہ رُوحانیہ کا کمال ثابت کرنے کے لئے یہ مرتبہ بخشا ہے۔ کہ آپ کے فیض کی برکت سے مجھ کو نبوت کے مقام تک پہنچایا۔ اس لئے میں صرف نبی نہیں کہلا سکتا۔ بلکہ ایک پہلو سے نبی اور ایک پہلو سے اُمتی اور میری نبوت آنحضرۃ صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت کی ظل ہے نہ کہ اصلی نبوت" (حقیقۃ الوحی حاشیہ صفحہ ۱۵۰)

یہ ہے خدا تعالیٰ کی مصلحت اور حکمت اکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے افاضۂ روحانیہ کا کمال ثابت کرنے کے لئے آپ کے فیض کی برکت سے آپ کی امت کے ایک فرد کو نبوت کے مقام تک پہنچایا۔

پس ہر ایک اس شخص کا جو رسول کریم ؐ کو ابو الانبیاء مانتا ہے۔ فرض ہے۔ کہ وہ حضرت مرزا صاحب کے دعاوی پر غور کرے۔ جو کہتے ہیں۔ میں نبی بھی ہوں اور اُمتی بھی۔ میں خدا اور رسول کے وعدوں کے مطابق ظاہر ہُوا ہوں۔ اور ان تمام نشانات اور دلائل کے ساتھ آیا ہوں۔ جو کسی نبی کی صداقت کے اثبات کے لئے ہو سکتے ہیں۔ اور وہ تمام نشانات میرے صدق پر گواہی دے رہے ہیں۔ جو آنے والے کے لئے مقرر تھے۔ اگر آپ کو قبول نہیں کیا جائیگا۔ تو اس کے بعد کسی کا انتظار فضول ہے۔ مسیح ناصری جن پر دور نبوت کو ختم

کیا جاتا ہے۔ جیسا کہ مولوی عبدالباری صاحب نے اپنے اسی مضمون میں لکھا ہے کہ "دور نبوۃ تبعاً حضرت عیسیٰ پر تمام ہوگا"۔ وہ نہیں آسکتے۔ کیونکہ اس میں رسول کریم ؐ کی ہتک ہے۔ اور قرآن کریم باواز بلند کہہ رہا ہے کہ وہ فوت ہو گئے ہیں ٭

کام کا اہل نہ اب ہند میں باقی رہے کوئی

ہجرت جن حالات اور جن شرائط کے ماتحت ضروری ہو اگر وہ حالات یا شرائط پیدا ہو جائیں۔ تو ہر ایک ایسے شخص پر جو مسلمان کہلاتا ہے۔ ہجرت کرنا ضروری ہو جاتی ہے۔ جیسا کہ مکہ مکرمہ سے آنحضرت ؐ کے وقت میں مدینہ یا دیگر مقامات کی طرف مسلمانوں نے ہجرت کی یا جیسا کہ آج ہماری جماعت کے افراد ہجرت کر کے قادیان میں آتے ہیں۔ کیونکہ وہ اپنے وطنوں میں دین کے احکام آزادانہ طور پر بجا نہیں لا سکتے۔ لیکن یہ ترک وطن جس کو آج کل "ہجرت" کا نام دیا گیا ہے۔ اس کے متعلق کوئی نہیں ثابت کر سکتا کہ اس میں وہ شرائط پائے جاتے ہیں جنہیں ہجرت ہوا کرتی ہے۔ لیکن تعجب ہے۔ ایک طرف تو اس کو فرض قرار دیا جاتا ہے۔ اور دوسری طرف یہ کہا جاتا ہے۔ کہ صرف فلاں فلاں قسم کے آدمی ہجرت کریں۔ ہم پوچھتے ہیں۔ اگر امراء اور کوئی پیشہ یا حرفہ جاننے والوں کو اپنا ایمان ترکِ وطن کر کے بچانے کی ضرورت ہے۔ تو کیا غرباء اور بے علموں اور بے ہنروں کو نہیں ہے۔ اگر ہے تو کیوں ایسے لوگ بھی ہجرت نہ کریں۔ اور کیوں ان کو روکا جاتا ہے۔ افسوس ہے۔ کہ اول تو بیچارے عوام کو اشتعال دلا کر ترک وطن پر آمادہ کر دیا گیا۔ جن کا ایک حصہ روانہ بھی ہو گیا۔ لیکن اب طرح طرح سے انہیں ذلیل اور رسوا کیا جا رہا ہے۔ اور عجیب عجیب طریقوں سے انہیں کوسا جا رہا ہے۔ جیسا کہ پنجاب خلافت کمیٹی کے ایک تازہ اعلان سے ظاہر ہے۔ جس میں لکھا ہے۔

"مہاجرین کا عنصر غالب قوم کے ایسے غریب و نادار افراد پر مشتمل ہے۔ جنہیں اپنی معاش کے ذرائع بھی میسر نہیں۔ اس سے ملت افغانی پر ایک بار عظیم پڑا ہے۔ اور اس کی مہمان نوازی کی آزمائش ہو رہی ہے"۔

پھر لکھا ہے:۔

"جتنے مہاجرین ہندوستان سے گئے۔ ان میں اگر ایک مختصر اقلیت کو مستثنیٰ کر دیا جائے۔ تو سب دولت افغانی کے لئے اقتصادی پریشانی کا باعث ہوتے ہیں"۔

ترک وطن کی خود تحریک کرنے اور عوام کو کابل روانہ کر دینے کے بعد اس قسم کے الفاظ ان کے متعلق استعمال کرنا حد درجہ کی ستم ظریفی نہیں تو اور کیا ہے۔ اور پھر اپنے آپ کو بری الذمہ قرار دینے کے لئے یہ کہنا کس قدر ظلم ہے کہ:۔

"یہ اندیشہ ہے کہ وہ مہاجرین اقتصادی تباہی کے گرداب میں پھنس کر برباد ہو جائیں گے۔ جو اپنا گھر بار مال و اسباب وغیرہ بیچ کر جب پشاور پہنچے۔ تو ان سے کہہ دیا گیا کہ اپنے گھروں کو واپس چلے جاؤ حالانکہ ان کے کوئی گھر بار نہیں"۔

ہم پوچھتے ہیں۔ کہ عوام کو اس گرداب ہلاکت میں پھنسانے والے کون تھے۔ کیا وہ حضرات نہیں جو خلافت کمیٹیوں کے بانی مبانی ہیں۔ اگر وہی ہیں اور یقیناً وہی ہیں تو اب ان کے اعلانوں سے کیا ہو سکتا ہے۔

اب جبکہ عوام الناس تباہ و برباد ہو کر بھیجنے والوں کی جان کو رو رہے ہیں۔ ان لوگوں نے ایک اور طریق اختیار کیا ہے۔ اور وہ یہ کہ مسلمانوں میں سے جو لوگ کچھ کھاتے پیتے ہیں۔ انہیں ہجرت کے چکر میں لائیں تا کہ مسلمانوں کی تباہی میں کوئی کسر باقی نہ رہے۔ چنانچہ پنجاب کی خلافت کمیٹی نے۔ جس کے روح رواں مسٹر ظفر علی کے سے شیدائیان قوم و ملت ہیں! اعلان کیا ہے کہ:۔

"پنجاب خلافت کمیٹی مسلمانوں سے یہ استدعا کرتی ہے کہ فرض ہجرت صرف ایسے لوگوں پر واجب سمجھا جائے جو خوشحال و تونگر ہوں۔ یا کوئی ایسا ہنر جانتے ہوں کہ اس کی مدد سے روٹی کما سکیں۔ یا اتنے مضبوط و طاقتور ہوں کہ سفر افغانستان کی تکالیف و شدائد برداشت کر سکیں"۔

اس تحریک کے معقول ہونے میں کیسے شک ہو سکتا ہے۔ لیکن ہم بھی اس کے متعلق وہی بات دریافت کرتے ہیں۔ جو اخبار مشرق نے دریافت کی ہے۔ کہ:۔

"اگر ہندوستان سے اہل حرفت اور اہل صناعت اور بڑے بڑے مالدار تاجر و سوداگر اور تعلیم یافتہ مسلمان نکل جائیں۔ تو کثیر التعداد غریب اور مفلس اور نادار مسلمانوں کی کفالت ہندوستان میں کس پر چھوڑی جائیگی۔ ہجرت اگر فرض اور واجب ہے۔ اور صاحب وسعت مسلمان جا سکتے ہیں۔ تو غریبوں کو بھی ساتھ لیجانا چاہیئے۔ مگر مشکل یہ ہے۔ کہ سات کروڑ مسلمانوں کی سمائی کابل میں محال ہے۔ اور کابل کی وسعت صرف ضروری تعلیم یافتہ اور کام کرنیوالوں کو لے سکتی ہے۔ واقعی یہ شرعی ہجرت ہے کہ کفرستان قرار دیکر ہندوستان کو تو آپ چھوڑ دیں۔ اور اپنا مال و زر لے کر جائداد فروخت کر کے چل دیں مگر غریب مسلمانوں کو غیر اقوام کی غلامی کے لئے چھوڑ جائیں ۔"

تفو بر تو اے چرخ گرداں تفو"

اس زمانہ میں مسلمانوں پر ذلت و ادبار کی جو گھٹا چھائی ہوئی ہے۔ اس کا بہت بڑا باعث وہ لوگ ہیں۔ جو اپنے نفسانی اغراض کی وجہ سے انہیں گرداب ہلاکت میں دھکیل رہے ہیں۔ کیا مسلمان اب بھی نہیں چونکیں گے۔ اور ایسے خود غرض راہ نماؤں کو چھوڑ کر کسی ایسے راہ نما کی تلاش نہیں کرینگے۔ جو انہیں دین و دنیا کا سیدھا اور کامیابی کی منزل تک پہنچانے والا راستہ بتلائے۔

اخلاق اور سلطنت کا تعلق

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے ہائی سکول اور مدرسہ احمدیہ کے طلباء کے لئے جو تقریر فرمائی تھی۔ اس میں اور باتوں کے علاوہ اخلاق کو اعلیٰ بنانے کی بھی تلقین کی تھی۔ اور اسی سلسلہ میں ہندوستان کی موجودہ حالت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ فرض کرو

اگر انگریز آج چلے جائیں۔ تو کیا ہندوستانی حکومت کرسکیں گے۔ ہرگز نہیں۔ کیوں۔ اسلئے کہ ابھی ان کی اخلاقی حالت اچھی نہیں"۔

یہ اور اسی مطلب کے اور فقرات اخبار "آریہ گزٹ" اپنے ۱۹۔ اگست سنہ ۱۹۳۰ء کے پرچہ میں نقل کرنے کے بعد لکھتا ہے:-

"یہ الفاظ حرف بحرف درست و ٹھیک ہیں۔ اخلاق و سلطنت کا بڑا گہرا تعلق ہے۔ اگر کہیں کہ اخلاق ہی ایک شاندار سلطنت کی جڑ ہے تو بے جا نہ ہوگا۔ سخت ضرورت ہے کہ والدین اور استاد صاحبان اپنے بچوں کی اخلاقی حالت کو سدھارنے کی فکر میں ہمیشہ کوشاں رہیں۔ اخلاقی ترقی ملکی بیداری کا پیش خیمہ ہے۔ اخلاق اعلیٰ ہوگا۔ تو سب کام عمدگی اور جان فشانی سے ہونگے۔ اخلاق پر قومیں عمارتیں ایستادہ کرتی ہیں"۔

ہمیں افسوس ہے۔ کہ ترقی اور عروج حاصل کرنے کا وہ گر جسے ایک آریہ اخبار نے بھی اچھی طرح سمجھ لیا ہے مسلمان بالکل بھلا چکے ہیں۔ اور کسی کے یاد دلانے پر بھی اُدھر کا رخ نہیں کرتے۔

ایک ہجرت کنندہ کی داستان

۲۷۔ اگست کے وکیل میں ایک ایسے شخص نے جو کابل سے واپس آیا ہے اپنی داستان شائع کرائی ہے۔ جس کا خلاصہ یہ ہے کہ:-

"جب ہم کابل پہنچے۔ تو وہاں پر واقعی انتظام تھا۔ دو ایک دن کے بعد ہمیں اسی طرح رکھا گیا۔ جیسے کہ امیر کی رعایا تھی۔ ایک مہینہ گذرنے کے بعد کچھ ترکی جوان جن سے کہ میں ناواقف تھا۔ افواہاً معلوم ہوا۔ کہ ان میں مصطفیٰ کمال پاشا بھی تھا انہوں نے کہا کہ جو مہاجرین آئے ہیں۔ ان کو ہمارے ساتھ روانہ کردو۔ پھر بادشاہ کابل نے ایک عظیم الشان جلسہ منعقد کیا۔ اور دوران تقریر میں فرمایا۔ کہ تم اب اسلام کی حمایت کو آئے ہو۔ اور وہ جو اپنے ایمان کو سلامت لیجانا چاہتے ہیں۔ اور جہاد کے واسطے جانا چاہتے ہیں۔ وہ آئیں۔ وقت آزمائش ہے۔ جو لوگ ایماندار تھے۔ وہ تو چلے گئے۔ اور جو بیچارے مجھ جیسے نالائق تھے انہوں نے انکار کیا۔ امیر نے ان پر بہت گہری نظر ڈالی اور فرمایا کہ ان کو توپ کے آگے رکھ کر اڑا دو مگر ایک رئیس نے ہماری جان بچائی۔ انہوں نے فرمایا۔ کہ یہ مسافر ہیں۔ خواہ یہ مرتد ہی نکلے انہیں واپس بھیجدیا جائے۔ اس پر حکم ہوا کہ ان کو بتکلیف نکالا جائے۔ پھر ہم قریباً دس بارہ ہزار آدمی واپس آئے"۔

اخیر میں یہی واپس شدہ "مہاجر" لکھتا ہے کہ:-

"جو لوگ یہاں آکر امیر صاحب کی ہتک کرتے ہیں۔ وہ بالکل غلطی پر ہیں۔ ہم خود ایمان فروشی کرکے آئے ہیں"۔

کیا پنجاب خلافت کمیٹی اب جن صفات کو ہجرت کرنے والوں میں ضروری بتا رہی ہے۔ ان میں اس داستان کو پڑھکر اس بات کا بھی اضافہ کریگی۔ کہ وہ لوگ جانے چاہئیں جو جاتے ہی فوج میں بھرتی ہوکر لڑائی پر روانہ ہو جائیں۔

چور کی ڈاڑھی میں تنکا

انگریزی اخبار "سول اینڈ ملٹری گزٹ" کے ایک نامہ نگار نے راولپنڈی سے ۲۱۔ اگست کے پرچہ میں لکھا کہ:-

"لاہور کا ایک شورش پھیلانے والا یہاں آیا ہے۔ اور مقامی خدام خلافت کے ساتھ یہاں اور گوڑہ، چکوال، سرائے کالا وغیرہ میں جلسے منعقد کرتا پھرتا ہے۔ یہاں تک کہ مری کے سے امن پسند مقام میں بھی پہنچ گیا۔ اور دیہاتی آبادی کو ہجرت پر اکسا رہا ہے۔ یہ امر قابل ذکر ہے۔ کہ یہ لیڈر لوگ جو کم و بیش خوشحال ہوتے ہیں۔ خود ہجرت نہیں کرتے۔ خصوصاً اس حالت میں جبکہ وہ کہتے ہیں۔ کہ صرف ان آدمیوں کو ہجرت کرنی چاہئیے جو علمی قابلیت یا سرمایہ یا صنعت و حرفت سے واقفیت رکھتے ہوں۔ خیال کیا جاتا ہے کہ گورنمنٹ ان تقریروں اور تحریکوں کو جن کا تعلق اس شورش سے ہے۔ غور سے دیکھ رہی ہے"۔

ان سطور میں جن ذات شریف کا ذکر ہے۔ وہ کون ہیں اس کا جواب مسٹر ظفر علی کے حسب ذیل الفاظ سے ظاہر ہے۔ جو ۲۵۔ اگست کے زمیندار میں شائع ہوئے ہیں:-

"سول اینڈ ملٹری گزٹ کے نامہ نگار نے ہمیں ایک شورش پھیلانے والے کے لقب سے یاد فرمایا ہے"۔

اس سے جہاں چور کی ڈاڑھی میں تنکا کی مثال یاد آجاتی ہے وہاں یہ بھی پتہ لگتا ہے۔ کہ ہجرت کی تباہ کن اور بربادی انگیز تحریک کے علمبردار بہت بڑی شورش کا باعث بن رہے ہیں۔ ایسے موقعہ پر گورنمنٹ کا فرض ہونا چاہئیے کہ عوام کو ان مصائب اور تکالیف سے اچھی طرح آگاہ کردے۔ جو کابل جانیوالوں پر نازل ہوئیں۔ اور انہیں ہر ممکن طریق سے شورش پسندوں کے دام میں گرفتار ہونے سے بچائے۔

ایڈیٹر پیغام نے غیر مبائعین کو شرمندہ کرایا

۲۵۔ اگست کے پیغام میں "ہجرت اور داغ ہجرت" کے عنوان سے ایڈیٹر پیغام نے ایک مضمون لکھا ہے جس میں ہجرت کے متعلق اپنے ان خیالات کو جو وہ پہلے شائع کر چکا ہے۔ دُہرانے کے بعد لکھتا ہے:-

"میرے ایسے مضمون پر بعض احباب نے لکھا ہے کہ ہجرت جیسے پاکیزہ فرض کے خلاف ہماری جماعت کے اخبار میں مضامین نکل رہے ہیں۔ پیغام صلح ۱۱ ۸/۳۰ کو پڑھکر لوگ انگشت بدندان ہو گئے۔ کیونکہ ہماری یعنی لاہور والی احمدی جماعت کی نسبت لوگوں کے خیالات نہایت پاکیزہ اور اعلیٰ تھے۔ اور جب ہماری جماعت پر کوئی متعصب آدمی حملہ کرتا تھا تو بعض آدمیوں کی خدمات اسلامی کا نمونہ اسکے پیش کرکے خاموش و شرمندہ کردیا جاتا تھا اور آج ایڈیٹر کے مضمون سے ہم شرمندہ ہوگئے ہیں"۔

ہمیں غیر مبائعین کے ساتھ انکی اس شرمندگی پر ہمدردی ہے لیکن اس کا باعث اکیلا ایڈیٹر پیغام ہی نہیں۔ خواجہ صاحب بھی ہیں ... جنہوں نے کہا کہ "ہم اس ہجرت کے قائل نہیں جو آجکل ہو رہی ہے۔ بعض لوگوں نے دین کو ایک کھیل بنا رکھا ہے"۔ کیا غیر مبائعین نزلہ بر عضو ضعیف کے مطابق صرف ایڈیٹر پیغام پر ہی غصہ نکالینگے یا خواجہ صاحب کو بھی شرمندہ کرانے کا مجرم ٹھہرائینگے؟

خطبۂ جمعہ

اپنے اعمال کا محاسبہ کرتے رہنا چاہیئے

از مولانا مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب

۲۰۔ اگست ۱۹۲۰ء

آیات یایھا الذین اٰمنوا اتقوا اللہ ولتنظر نفس ما قدمت لغد (تا) اصحٰب الجنۃ ھم الفائزون (۵۹ - ۱۸ تا ۲۰) پڑھ کر فرمایا ۔

دو طرح کی عزتیں

دنیا میں دو طرح عزتیں ملا کرتی ہیں ایک تو اس طرح کہ خدا کے خاص فضل کے ماتحت ملتی ہیں ۔ اور ایک اس طرح کہ خدا کے خاص فضل کے نتیجہ کے طور پر نہیں ہوتیں ۔ بلکہ خدا نے کچھ کام لینا ہوتا ہے ۔ جس طرح کہ تلوار ایک معمولی لوہا ہوتا ہے ۔ مگر ایک وقت میں جب اس سے کام لینا ہوتا ہے ۔ تو وہ ایک نبی یا بادشاہ کے ہاتھ میں آجاتی ہے ۔ اسی طرح وہ شخص بھی ایک آلہ ہوتا ہے ۔ ان دونوں عزتوں میں یہ فرق ہوتا ہے ۔ کہ پہلی عزت جس کو ملتی ہے ۔ اس کو اس جہان میں بھی اور اگلے جہان میں بھی دونوں جگہ سکھ اور آرام ملتا ہے ۔ مگر دوسری قسم کی عزت جن کو ملتی ہے ہو سکتا ہے ۔ کہ ان کو وہاں آرام نہ ملے بلکہ وہ اگلے جہان میں دوزخ کا کندہ ہوں ۔

صحابہ سے خطاب محاسبہ کا حکم

جو عزت خدا کے فضل کے ماتحت ملتی ہے ۔ اس کے متعلق قاعدہ بتایا گیا ہے جو ایک پیشگوئی بھی ہے قرآن کریم کے نزول کے وقت جو مومن تھے جن کو ہم صحابہ کہتے ہیں ۔ اللہ تعالیٰ ان کو مخاطب کرکے فرماتا ہے ۔ یایھا الذین اٰمنوا اتقوا اللہ اے ایمان والو خدا سے ڈرا کرو ۔ اس کا نتیجہ یہ ہونا چاہیئے کہ تم نواہی سے بچو ۔ اور جب تم بدیوں سے بچ گئے ۔ تو غضب الٰہی سے بھی بچو گے ۔ متقی وہ ہوتا ہے ۔ جو عذاب الٰہی سے بچتا ہے ۔ اور اس کے غضب سے بچنے کا یہ نشان ہوتا ہے ۔ کہ وہ ہر ایسے کام سے بچتا ہے ۔ جو خدا کی ناراضگی کا باعث ہوتا ہے ۔ اور اس کے ہر ایک کام میں خدا کی عظمت اس کے دل پر مسلط ہوتی ہے ۔

تم جانتے ہو ۔ کہ خدا ہے ۔ وہ عالم ہے ۔ اور وہ بہت بڑے جلال والا ہے ۔ پس تم ایسے خدا کی ناراضگی سے ڈرا کرو ۔ اور اس سے بچنے کا یہ طریق ہے ۔ ولتنظر نفس ما قدمت لغد اس میں کسی کا استثناء نہیں ۔ ہر ایک نبی ولی اس میں شامل ہے ۔ کہ وہ محاسبہ کرے ۔ اس نے کل کے واسطے کیا کیا ہے اور اس کا کیا نتیجہ ہوگا ۔ اگر کوئی یہ محاسبہ کرے ۔ تو اسے اصلاح نصیب ہو جاتی ہے ۔ مثلاً اگر ایک شخص خدا کو خوش کرنے کی بجائے اس کو ناراض کر رہا ہے ۔ تو جب وہ محاسبہ کرے گا ۔ اسے اپنی غلطی پر پشیمانی ہوگی اور وہ نیکی کی طرف قدم بڑھائیگا ۔ پس یہ محاسبہ ہی ہے ۔ جو انسان کو بدیوں سے روک سکتا ہے ۔

اعمال کا محاسبہ صوفیاء کے نزدیک فرض ہے

اس کو شریعت کی زبان میں محاسبہ کہتے ہیں ۔ اور صوفیاء اس کو فرض بتاتے ہیں ۔ وہ کہتے ہیں ۔ کہ انسان شام کے وقت سوچے کہ صبح سے اس وقت تک اس نے کیا کیا ؟ آیا خدا کو ناراض کرنے والے کام کئے ۔ یا خوش کرنے والے ۔ اور جب صبح ہو تو غور کرے کہ اس نے رات بھر کیا کیا کام کئے اور وہ کیسے تھے ۔

اس میں قاعدہ بتایا ۔ کہ اس جہان اور اگلے جہان میں جو خدا کا فضل ملنے والا ہے ۔ اس کے لیئے خدا کا تقویٰ اختیار کرنے کی ضرورت ہے ۔ اور ضرورت ہے کہ تم خدا کی ناراضگی کے کاموں سے بچو ۔ اور اپنے آپکو خدا کے ہاتھ میں دیدو ۔ پھر محاسبہ کرتے رہو ۔ یہ بات امید کو بڑھانے والی ہے ۔

تقویٰ اختیار کرو

خدا کے نبی کے شہر میں رہنا ۔ اور اس کے تخت گاہ کے پاس آنا بڑی رحمت ہے ۔ مگر یہی بڑی بات نہیں ۔ جب تک ہم پورے طور پر تقویٰ نہ اختیار کرلیں ۔ اور خدا کی نافرمانی سے نہ بچیں ۔ مسیح موعود کا بہت بڑا درجہ ہے ۔ مگر یہ بھی ہے ۔ آپ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قائمقام ہیں ۔ اگر آپ کے بروز ہونے سے قطع نظر کرلی جائے ۔ تو کچھ بھی نہیں ۔ بالذات اگر کوئی بڑی شان والا نبی ہے ۔ تو وہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہیں ۔ پس غور کرو ۔ کہ جب وہ لوگ جنہوں نے نبی کریم کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا ۔ اور آپ کے ساتھ ہجرت کی ۔ اور آپ کے وطن کو اپنا وطن بنا لیا تھا ۔ انہی میں سے بعض کے متعلق بخاری کی یہ حدیث ہم احمدی لوگ ہی پیش کیا کرتے ہیں ۔ کہ نبی کریم جب حوض کوثر پر ہونگے ۔ تو ایک گروہ آپ کے صحابہ کا آئے گا ۔ ان میں اور آنحضرت صلعم میں فرشتے حائل ہو جائینگے ۔ آپ فرمائینگے اصحابی ۔ اصحابی یہ تو میرے پیارے صحابہ ہیں ۔ یہ تو میرے صحابہ ہیں ۔ اس وقت جواب دیا جائے گا ۔ کہ یہ آپ کے بعد مرتد ہو گئے تھے ۔ پس دیکھو نبی کریم کے ہاتھ پر ایمان لانے والے بھی جب مرتد ہو سکتے ہیں تو ۔ اور کوئی کس طرح بے فکر رہ سکتا ہے ۔ پس ضروری ہے ۔ کہ خدا کے احکام پر پورا پورا عمل ہو ۔

جو خدا کو بھولتے ہیں خدا ان کے نفس ان سے بھلا دیتا ہے

یہ بڑا فضل ہے ۔ کہ ہم خدا کے رسول کے تخت گاہ میں رہتے ہیں ۔ اور یہ اور بھی فضل ہے ۔ کہ ہم نے اپنی عمر کا ایک حصہ اس کی خدمت میں گذارا ہے ۔ لیکن اگر ہماری حالت میں کوئی خرابی ہو ۔ تو پھر ہم پر افسوس ۔ دیکھو صحابہ وہ ہیں ۔ جن کے نام پر اب بھی ادب سے گردنیں جھک جاتی ہیں ۔ یہ لوگوں کیلئے علم قرار پا گئے لیکن ان کو بھی خدا تعالیٰ فرماتا ہے ۔ کہ محاسبہ کرو ۔ ورنہ لا تکونوا کالذین نسوا اللہ فانسٰھم انفسھم ۔ اگر تم محاسبہ ترک کردو گے اور خدا کو بھلا دو گے ۔ تو خدا تعالیٰ تمہیں تمہارے نفس یعنی تمہاری جان بھلا دیگا ۔ کیونکہ جن لوگوں نے خدا کو بھلا دیا ۔ خدا تعالیٰ نے ان سے ان کی جانیں بھلوا دیں ۔ انسان کو سب مخلوق پر فوقیت ہے ۔ اور جس کو جتنا زیادہ فوق حاصل ہوتا ہے ۔ اسی قدر وہ اس کو سمجھتا ہے ۔ دیکھو جن لوگوں کو خدا بادشاہ بناتا ہے ۔ وہ یہ نہیں کہا کرتے ہیں ۔ کہ خاکسار نے یہ کیا ہے ۔ بلکہ وہ کہتے ہیں ۔ سرکار کا یہ حکم ہے ۔ اسی طرح جب نبی اپنے اور خدا کے تعلق کا ذکر کرتے ہیں ۔ تو دنیا حیران ہو جاتی ہے ۔ نبی کریم فرماتے ہیں ۔ کہ ایک وقت مجھ میں اور خدا میں ایسا آتا ہے ۔ کہ اس کو نہ تو کوئی انسان اور نہ کوئی فرشتہ ہی پا سکتا ہے ۔ اور پھر فرماتے ہیں انا سید ولد آدم ولا فخر میں تمام بنی آدم کا سردار ہوں ۔ مگر

یہ کوئی میرے لئے بڑے فخر کی بات نہیں۔ معمولی بات ہے لیکن جو لوگ خدا کو بھول جاتے ہیں۔ ان کی یہ حالت ہوتی ہے کہ ان کو اپنی عزت کا احساس ہی نہیں رہتا۔ چنانچہ ایک دفعہ حضرت خلیفہ اول کے پاس ایک چوڑھا آیا۔ وہ دروازے میں کھڑا ہو گیا۔ آپ کے پاس کچھ ہندو اور کچھ اور لوگ بیٹھے تھے۔ آپ نے اس کو اپنے پاس بلایا۔ اس نے کہا حضور میں کمینہ ہوتا ہوں۔ آپ نے کہا آگے آؤ۔ مگر اس نے کہا میں چوڑھا ہوں۔ جب آپ نے پھر کہا آگے آؤ۔ تو اس نے سمجھا۔ کہ ابھی تک میری بات سمجھے نہیں۔ اس نے کہا۔ کہ جی میں میلا اٹھانے والا ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ میں جانتا ہوں۔ تم آگے آؤ۔ جب وہ آگے آیا۔ تو میں نے دیکھا کہ اس کے پاؤں کانپ رہے تھے۔ حالانکہ یہ انہی لوگوں کی اولاد میں سے تھا جو ایک وقت میں ہندوستان کے حاکم تھے اور ممکن ہے۔ کہ یہ کسی بادشاہ کے خاندان سے ہو۔ مگر یہ خدا کو بھلا دینے کا یہ نتیجہ نکلا۔ کہ یہ اپنے نفس کو ہی بھول گئے پس اپنے اعمال کا محاسبہ کرو۔ اور غور کرو تمہارے نفس نے کل کے لئے کیا کیا ہے۔ اگر ہم خدا کو فراموش کر دیں تو ہماری کوئی عزت باقی نہیں رہ سکتی جس طرح اس آیت میں صحابہ کرام کو مخاطب کیا گیا ہے۔ اسی طرح اس آیت میں ہمیں بھی مخاطب کیا گیا ہے۔ ہمیں بھی کہا گیا ہے کہ اگر تم خدا کو بھلا دو گے۔ تو تم سے بھی وہی سلوک ہو گا خدا سے کسی کا رشتہ نہیں۔ یہ اس کا مقرر کردہ قاعدہ ہے اور جو اس کے نیچے آئے گا۔ اس پر یہ عاید ہو گا۔ پس وعظ اس لئے نہیں سنایا جاتا ہے۔ کہ سننے والے تھوڑی دیر خوش ہو لیں۔ بلکہ یہ اس لئے سنایا جاتا ہے۔ کہ لوگ عمل کریں خدا تعالیٰ انہیں عمل کی توفیق دے۔ اور ہم اپنے اعمال کا محاسبہ کرتے رہیں۔ تا وہ غفلت جو ہم پر چھائی ہوئی ہے دور ہو۔ آمین ٭

ایک مصرعہ کی تبدیلی

چند دن ہوئے مکرم جناب ذوالفقار علی خاں صاحب گوہر کا ایک قصیدہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ کی ایک نظم پر شائع ہو چکا ہے۔ اس کا ایک مصرعہ بدل دیا گیا تھا جو کہ مکرم خاں صاحب کو پسند نہیں آیا اور انہوں نے اس کی بجائے خود نیا مصرعہ بھیجا ہے جو ذیل ہے۔ آخری شعر کو یوں پڑھنا چاہیئے

غالی نہ جائیگی یہ ادعوا الحزم کی پکار
محمود کر کے چھوڑیں گے ہم حق کو آشکار

”تحقیق معنی یفیض المال“

معزز ناظرین کو معلوم ہو گا۔ کہ اہلحدیث امرتسر نے مذکورہ بالا جملہ کے جو حدیث نزول المسیح مندرجہ صحیح بخاری و مسلم کا ایک ٹکڑا ہے۔ یہ معنے قرار دے کر کہ مسیح موعود لوگوں میں مال تقسیم کرے گا۔ حسب عادت یہ اعتراض کیا تھا۔ کہ مرزا صاحب (علیہ الصلوٰۃ والسلام) واقعی مسیح موعود تھے۔ تو لازم تھا۔ کہ وہ لوگوں میں خزانے تقسیم کرتے۔ اور لوگ بوجہ غنا کے قبول نہ کرتے۔ تو وہ سب خزانے ان کے کام آتے اور قادیاں سونے چاندی کی بن جاتی ملخص بقدر الحاجۃ۔ اس پر مدیر الفضل نے ایک مختصر مگر نہایت مدلل جواب دے دیا تھا۔ کہ اس کا یہ مطلب نہیں ہے۔ کہ مسیح موعود لوگوں میں مال تقسیم کرے گا۔ بلکہ یہ مطلب ہے۔ کہ بیشتر لوگوں کے پاس مال و دولت بکثرت ہو گا۔ اس کے شائع ہو جانے کے بعد اہلحدیث کے ایڈیٹر کو لازم تو یہ تھا۔ کہ وہ اپنی غلطی کا اعتراف کر کے آئندہ کے لئے اس بحث کو طول نہ دیتے مگر چونکہ ان کو اپنا راس المال ثابت و متحقق کرنا منظور تھا۔ اور مسیح پوچھئے تو ان کو تو کیا۔ بلکہ خداوند قادر و توانا کو منظور تھا۔ کہ ان کی جہالت کو اظہر من الشمس کر دے۔ اس واسطے انہوں نے پھر اپنے مجوزہ معنی و مفہوم پر اصرار کیا۔ اس کے جواب میں ۱۹۔ اگست کے الفضل میں ماشاءاللہ دوسرا دندان شکن جواب الجواب نکلا ہے۔ مگر ایڈیٹر اہلحدیث امید نہیں کہ اب اس بحث کو جاری رکھنے کی جرأت کریں۔ یفیض المال کی تشریح میں خاکسار نے بھی ابتدائی بحث میں ایک مفصل مضمون لکھا تھا۔ جس کو بوجوہات کے تشحیذ میں بھیجدیا۔ غالباً ستمبر کے تشحیذ میں ناظرین ملاحظہ فرماویں گے۔ سردست ایک جدید شہادت اتفاق سے مل گئی ہے۔ جس سے بخوبی واضح ہو سکتا ہے۔ کہ آیا مخالف احمدیت کے معنے درست ہیں۔ یا وہ جو کہ مدیر الفضل نے کئے ہیں۔ وھو ہذا۔

قصبہ آرہ کے ایک مشہور و معروف مولوی ابو محمد ابراہیم بن الحاج عبدالعلی نے مشکوٰۃ کی صحیح احادیث کا جو صرف بخاری و مسلم کی ہیں ۱۳۰۵ھ میں بزبان اردو ترجمہ کر کے شائع کیا۔ انہوں نے حدیث نزول مسیح موعود کے ضمن میں یفیض المال کا جو ترجمہ کیا ہے۔ قابل دید ہے

ذیل میں پوری حدیث کا ترجمہ ہدیہ ناظرین ہے:۔

باب نزول عیسیٰ علیہ السلام۔ حدیث نمبر ۲۴۶

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:۔

”اس ذات پاک کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے قریب ہیں عیسیٰ (آسمان سے) اتریں گے۔ اور حاکم انصاف در ہوں گے۔ صلیب کو توڑ ہی دیں گے۔ سؤر کو قتل کرینگے جزیہ کا حکم اٹھا دیں گے۔ اس وقت مال اس کثرت سے ہو گا۔ کہ کوئی اس کو قبول نہ کریگا۔ اس وقت کا ایک سجدہ تمام دنیا اور دنیا کی ساری چیزوں سے بہتر ہو گا“ (ق)

ملاحظہ ہو۔ کتاب طریق النجات فی ترجمۃ الصحاح من المشکوٰۃ مطبوعہ مطبع خلیلی آرہ۔ جلد چہارم صفحہ ۵۷ سطر ۱۱

خادم حسین۔ ڈیرہ دون

ایک پیغامی کی بیہودیانہ تحریف

یہود بے بہبود کی ایک علامت قرآن شریف میں تلبسون الحق بالباطل وتکتمون الحق لکھی ہے اور یکتبون الکتٰب بایدیھم ثم یقولون ھذا من عند اللہ بھی اسی شریف گروہ کا ایک وصف ہے۔ آجکل ایک نام نہاد مسلم مشنری بمبئی میں اپنے ان اسلاف کی یادگار کو قائم کرنے کیلئے جناب مفتی محمد صادق صاحب کے مشتہرہ خط میں، نام نہاد بریکٹ کے بہانہ سے عجیب طریقہ پر اپنے آبا کی یحرفون الکلم عن مواضعہ کی سنت کو قائم کیا ہے۔ اور پھر موٹے حرف میں اس کا نام مفتی محمد صادق کی توبہ رکھا تاکہ لوگوں کو یہ دھوکا دیا جائے کہ مفتی محمد صادق صاحب اپنے عقیدہ نبوت مسیح موعود سے انکاری ہو گئے ہیں۔ الا لعنت اللہ علے الکاذبین ٭

حالانکہ خدا کے فضل سے مفتی صاحب عزت اور کامیابی کے ساتھ اپنے سچے عقیدہ کی اشاعت میں دل و جان سے مصروف ہیں۔ منکرین نبوۃ عدو ان خلافت بتائیں کہ اگر تمہارا وجود نامسعود اس زمانہ میں ہوتا جس میں سید الاولین والآخرین سیدنا محمد الرسول اللہ خاتم النبیین علیہ الف الف صلوٰۃ والسلام عدوان خدا کے ہاتھ سے مصائب اٹھا کر والیس تشریف لائے تھے۔ تو کیا ان کو بھی یہ کہا جاتا۔ کہ نبوۃ کے دعویٰ نے آپ کو ان مصائب میں ڈالا اور اسمیں کلام ہی کیا ہے دعویٰ نبوت ہی تھا جو باعث مصائب ہوا ورنہ آپ تو امین مشہور تھے

…نہ والے خوب جانتے ہیں کہ پیاسی جو مگر خلافت اور نبوت کے شروع سے کیوں سوال گندم جواب چنا کا کام لے رہی ہے۔ اور اصلی تحقیق کی طرف قدم اٹھانے سے سلف ہو گیا ہے۔ کیا مسیح موعود کو حدیث شریف میں حکم عدل کا لقب نہیں ملا۔ اور حاکم کو فیصلہ سے انحراف بالخصوص وہ حکم جس کی شہادت قرآن شریف اور حدیث کے علاوہ آپ سے پہلوں کی تحریر میں بھی موجود ہوں۔ خاکسار محمد الرحیم

اعلان سالتمام

از یکم اکتوبر ۱۹۱۹ء تا ۳۰ ستمبر ۱۹۲۰ء

بخدمت شریف بزرگان و برادران سلسلہ احمدیہ۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اللہ تعالےٰ کے فضل سے یہ مالی سال بھی اب جلد ختم ہونیوالا ہے۔ اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کے اس سال کے تمام مالی حسابات انشاء اللہ تعالیٰ جلد مکمل ہو کر بند ہونیوالے اور دوسرے نئے سال کے حسابات شروع ہونیوالے ہیں۔ چونکہ ہر سال تمام انجمنوں اور افراد کے حسابات مکمل کر کے دکھلائے جاتے ہیں۔ اسلئے ضروری ہوتا ہے۔ کہ آخری مہینہ میں نہایت واضح طور پر تمام جماعت احمدیہ کو اطلاع دے دی جائے۔ کہ وہ اپنے تمام بقائے اور تمام چندے جو اس سال کی رقم پوری کرنے کے لئے بھیجنا چاہتے ہیں۔ ۳۰ ماہ ستمبر کے اندر ہی قادیان پہونچا دیں "تاکہ پھر ان کو سالانہ اعلان میں اپنی رقوم کم دیکھ کر افسوس نہ کرنا پڑے" ہر سال بعض احباب کو محض اس لئے بہت افسوس کرنا پڑتا ہے۔ کہ ان کے چندہ کی کچھ رقم ایک دو دن بعد پہونچی۔ اور سالانہ حساب میں شامل نہ ہو سکی۔

اب کی مرتبہ اس ماہ میں دوست بالخصوص کوشش کر رہے ہیں۔ کہ ان کے چندے پہلے سے کم نہ ہوں۔ اور بہت دوستوں نے ارادہ کیا ہے۔ اور ہمیں اطلاع بھی دے دی ہے۔ کہ خواہ ابتدا سال سے اب تک ماہواری چندہ باقاعدہ نہیں بھیجا گیا۔ مگر آخر سال تک انشاء اللہ تعالےٰ وہ اپنا بجٹ مقررہ ضرور پورا کر دینگے۔ بلکہ بعض دوستوں نے تو مقابلہ کے لئے دوسری اُن انجمنوں کے اب تک کے چندہ کی میزانیں بھی ہم سے مانگی ہیں۔ جن سے کہ وہ بڑھنا چاہتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ ان کی سعی قبول فرمائے آمین۔

یہ بات بھی بارہا اعلان میں آ چکی ہے۔ کہ ستمبر کے ماہ میں ستمبر کا چندہ بھی ضرور وصول کر لیا جائے۔ اور جس طرح اور مہینوں کا چندہ ایک ماہ کا دوسرے ماہ میں ادا کیا جاتا ہے" ستمبر کا چندہ اس طرح ادا نہ کیا جائے۔ بلکہ ستمبر کا چندہ ستمبر ہی میں وصول کیا جائے۔ "تاکہ تمام سال کی آمد پوری داخل حساب ہو سکے۔

پچھلے بقائے تمام و کمال اس ماہ میں صاف کر دئے جاتے ہیں۔ اور بعض دفعہ ایسا بھی ہوتا ہے۔ کہ اگر چندہ کی رقم خاطر خواہ مقدار کو نہیں پہونچی ہے۔ تو پھر احباب خاص چندہ اس رقم کو پورا کرنے کے لئے بھی کر دیتے ہیں۔ ایسا اکثر ہو جاتا ہے۔ لیکن بالخصوص ان انجمنوں میں ایسا ضرور ہوتا ہے۔ جہاں ممبران بوجہ ملازمت جلد آتے جاتے رہتے ہیں۔ اگر ایک سال زیادہ ممبران کے آنے سے چندہ زیادہ ہو گیا۔ تو دوسرے سال تھوڑے ممبران خاص چندوں سے اس رقم کو پورا کر دیتے یا بڑھا دیتے ہیں۔

اس سال زکوٰۃ کے لئے بھی خاص طور پر تحریک کی گئی ہے۔ اس لئے یہ بھی ضروری ہے۔ کہ ہر جگہ **زکوٰۃ دہندگان کی فہرست بھی ستمبر کے اندر ہی اندر** طیار کر کے ارسال کر دی جائے۔ کہ کن کن صاحب کی کس کس قسم کی جائداد کی زکوٰۃ کن کن مہینوں میں واجب الادا ہوگی۔ جو زکوٰۃ اس ماہ میں یا اس سے پہلے واجب الادا ہو چکی ہے۔ وہ اسی ماہ میں وصول کر لی جائے۔ کیونکہ اس سال زکوٰۃ کی رقم بھی مقررہ بجٹ آمد میں شمار ہو سکے گی اسلئے کہ ابھی زکوٰۃ کا بجٹ علیحدہ ہونا شروع نہیں ہوا ہے۔ ستمبر کے مہینے میں اپنے پچھلے تمام حساب صاف کرنے اور زکوٰۃ دہندگان کی فہرست مکمل کرنے کے ساتھ ہی **ایک رپورٹ اور بھی ہر انجمن سے آنی ضروری** ہے۔ جس میں بتلایا جائے۔ کہ اس انجمن میں کل کتنے احمدی ہیں۔ اور ان میں سے کتنے دوست چندہ دینے والے ہیں۔ اور کل چندہ اس سال میں کس قدر اور کس کس مد کا بھیجا گیا ہے۔ اور اس چندہ کی وصولی میں کن کن احباب نے خاص توجہ اور محنت سے کام کیا ہے۔ اور اس سال کا چندہ پچھلے سالوں کی نسبت کن کن دوستوں کی کوشش سے کس قدر زیادہ جمع ہوا ہے۔ اور اگر خدانخواستہ کچھ کمی رہ گئی ہے۔ تو کس قدر اور کس وجہ سے؟

نیز یہ بھی تحریر فرمائیں۔ کہ کن کن دوستوں نے اس سال دو سو پچاس روپیہ یا اس سے زیادہ چندہ ادا کیا ہے۔ کیونکہ اس سال انشاء اللہ تعالےٰ ایک فہرست ایسے دوستوں کی بھی تین درجوں میں شائع کی جائے گی۔ جس میں اوّل ان دوستوں کے نام لکھے جائیں گے۔ جنہوں نے سال میں ہزار یا ہزار سے زیادہ چندہ دیا ہے۔ دوئم۔ ان کے نام درج ہونگے۔ جنہوں نے پانسو یا پانسو سے زیادہ چندہ دیا ہو۔ اور سوئم وہ دوست جنہوں نے اس سال دو سو پچاس یا اس سے زیادہ چندہ دیا ہے اس ہزار۔ پانسو۔ یا دو سو پچاس کی رقم میں ہر قسم کے چندہ شامل کر لیں۔ مگر تصریح ضرور فرما دیں کہ چندہ عام اسقدر۔ وصیت اسقدر۔ زکوٰۃ اس قدر اور چندہ مسجد احمدیہ لنڈن اسقدر۔ دوست یہ خیال نہ فرمائیں۔ کہ جنہوں نے رقم میں چندہ زیادہ دیا ہے۔ وہی سب سے زیادہ تحسین و تقلید کے قابل ہیں۔ بلکہ اصل میں بہترین نمونہ ان مخلص احباب کا ہے۔ جنہوں نے اپنی آمد اور حیثیت کے لحاظ سے چندہ بہت دیا ہے۔ ایسے دوستوں کے ناموں کی فہرست بھی ضرور بھیجی جائے۔ مع ان کی آمد اور مقدار چندہ کے۔

نیز ایک فہرست ان احباب کی بھی آنی چاہیئے۔ جنہوں نے ابتک شرح کے مطابق چندہ دینا شروع نہیں کیا ہے۔ اور جن پر تین ماہ یا زیادہ کے بقائے چڑھے ہوئے ہیں ان کی فہرست نام بنام تو شائع نہیں کی جائے گی۔ مگر رپورٹ میں صرف یہ دکھلایا جائیگا۔ کہ فلاں انجمن میں اسقدر تعداد ممبران شرح سے کم چندہ دیتی ہے۔ اور اسقدر تعداد پر تین ماہ یا زیادہ کے بقائے رہتے ہیں۔ جب احباب اپنے بھیجے ہوئے کل چندہ کی مقدار تحریر فرمائیں۔ تو اس میں ہر قسم کی رقوم مدوار دکھلا دیں۔ چنانچہ مسجد احمدیہ لنڈن کے چندہ کو بھی دکھلا دیں۔ مگر یہ یاد رہے۔ کہ بجٹ مقررہ میں مسجد احمدیہ کا چندہ شامل نہیں ہے۔ جس چندہ کی رقم کا مقابلہ وہ پچھلے سالوں سے کریں۔ اس رقم میں چندہ مسجد احمدیہ ہرگز شامل نہ کریں۔ اور نہ چندہ عام وغیرہ کی کمی میں مسجد احمدیہ لنڈن کے چندہ کا عذر ہونا چاہیئے۔

آخر میں میں احباب کی خدمت میں بطور یاددہانی پھر عرض کرتا ہوں۔ کہ وہ اپنے چندہ کی کل رقم ستمبر کے اندر اندر دفتر ہذا میں پہنچانے کا ضرور انتظام فرمائیں جیسا جس قدر وصول ہوتا جائے۔ فوراً بھیجتے جائیں۔ اور آخری رقم اگر وقت کم ہو۔ تو بذریعہ تار ہی ارسال فرمائیں۔ غرض یہ خیال رکھیں۔ کہ ۳۰ ستمبر ۱۹۲۰ء تک کل روپیہ ہمارے دفتر میں ضرور پہنچ جائے۔

دوسری بات جو آخر میں یاد دلاتا ہوں۔ وہ یہ ہے کہ چندہ کے ساتھ زکوٰۃ دہندگان کی مکمل فہرست اور مندرجہ بالا چودہ امور کے متعلق مفصل رپورٹ ضرور آنی چاہیئے۔ اگر کسی بات کا علم نہیں ہے۔ تو اسکو چھوڑ کر باقی دوسری باتیں تحریر فرمائیں۔ مگر فہرست زکوٰۃ دہندگان

اور رپورٹ مذکورہ کل چندہ کے ساتھ ستمبر کے اندر ہی اندر ضرور ارسال فرمادیں ؛

آخر میں میں تمام ان دوستوں سے جن کو یہ تحریر پڑھنے کا موقعہ ملے۔ استدعا کرتا ہوں۔ کہ وہ اسکو پڑھکر تمام دوسرے احباب کو سُنادیں۔ اور جہاں تک ان کا تعلق ہے۔ وہ خود بھی عمل کریں۔ اور دوسروں کو عمل کرنے کی تحریک فرمائیں عہدہ داران حضرات سے بالخصوص استدعا ہے کہ وہ اس تحریک پر پوری پوری پابندی سے عمل فرمائیں۔ اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے ہم سب کو خدمت دین کی توفیق بخشے آمین

جو ہوں خادم دین انکو خدا سے نصرت آتی ہے
جب آتی ہے تو پھر عالم کو اک عالم دکھاتی ہے

ناظر بیت المال محاسب صدر انجمن [illegible]

قتل خنزیر اور حضرت عیسےٰ

کہا جاتا ہے۔ کہ حضرت عیسیٰ جب آئینگے۔ تو خنزیروں کو قتل کرینگے۔ اگر اس بات کو ظاہر پر محمول کیا جاوے جیسا کہ غیر احمدیوں کا عقیدہ ہے۔ تو سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ کیا حضرت عیسیٰ کا یہ کام کسی خاص حد تک یا کسی خاص حصہ زمین تک محدود ہوگا۔ یا کہ تمام روئے زمین سے خنزیروں کا نام ونشان مٹانا ان کا فرض ہوگا۔ صورت اوّل میں سوروں کے قتل کرنے کا جو بھی مقصد ہوگا۔ اسمیں ناکامی ہوگی۔ اور صورت ثانی کہ تمام تختۂ زمین کے سور قتل کئے جاوینگے۔ ناممکن معلوم ہوتی ہے۔ علاوہ ازیں یہ بھی دیکھنا چاہیئے۔ کہ سور بھی خدا تعالیٰ کی ایک مخلوق ہے۔ اور چونکہ خدا کی کوئی مخلوق لغو اور باطل نہیں۔ اس لئے سوروں کا وجود بھی دنیا میں کسی کام کے لئے ہی پیدا ہوا ہے۔ پس اگر تمام دنیا سے ان کو مٹا دیا جاوے گا۔ تو وہ کام جس کے لئے خدا نے اس جانور کو پیدا کیا ہے۔ کون کریگا۔ پھر قرآن کریم میں خدا تعالےٰ نے سور کے گوشت کے حرام ہونے کا خاص طور پر حکم دیا ہے۔ اور ظاہر ہے۔ کہ قرآن پاک کا یہ حکم عام ہے۔ کسی خاص وقت کے لئے نہیں۔ لیکن اگر حضرت عیسےٰ آکر تمام دنیا سے سور معدوم کردینگے۔ تو کیا قرآن شریف کا یہ حکم بیکار ہو جائیگا۔ اس کا تو یہ مطلب ہوا۔ کہ حضرت عیسےٰ قتل خنزیر کرکے قرآن کریم کی ایک آیت کو منسوخ کردینگے۔ حالانکہ قرآن کریم کے ایک نقطہ کے متعلق بھی یہ خیال کرنا سخت نادانی اور جہالت ہے ؛

محمد صدیق ہیڈ کلرک بھگواڑہ

سیرت مسیح موعود اور تاریخ سلسلہ احمدیہ

سیرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق جو اعلان اس سے پیشتر شایع کیا گیا ہے۔ اسی سلسلہ میں یہ ظاہر کردینا بھی ضروری ہے۔ کہ ابھی تک مطبع وغیرہ کا قابل اطمینان انتظام نہیں ہوا۔ میں کلکتہ کے مشہور کارخانہ البلاغ پریس سے جسمیں الہلال اور البلاغ طبع ہوتے تھے۔ خط وکتابت کر رہا ہوں۔ مجھ کو وہ ٹائپ بہت پسند ہے۔ میری آرزو ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ کے فضل ورحم سے اب یہ کام شروع ہو۔ تو نہایت عمدہ پیمانہ پر اور بہت عمدہ طباعت کے ساتھ ہو۔ اس لئے یکم ستمبر تک رسالہ شائع نہ ہوسکیگا۔ تاریخ اشاعت کا میں جلد سے جلد انشاء اللہ اعلان کرونگا۔

احباب درخواستیں برابر بھیجکر تعداد کو پورا کردیں۔

سلسلہ کا خادم قدیم۔ یعقوب علی تراب احمدی عرفانی

ہندوستان کی خبریں

وسط ہند کی لیجسلیٹو کونسل کا اجلاس

ناگپور ۔ ۲۶ اگست لیجسلیٹو کونسل کے اجلاس میں مقامی حکومت کی طرف سے تین قرار دادیں پیش کی گئیں ۔ (۱) نقونا میں گاؤکشی کے لئے عمارت بنائی جائے (۲) ذبیحہ جانوروں کے متعلق جو ایکٹ بنایا گیا ہے ۔ اسکی تمام صوبہ کیلئے توسیع کی جائے ۔ اور تیسرے دودھیال جانوروں اور بیلوں کی جن کی بقاء زراعت کے لئے ازبس ضروری ہے ۔ ان کو ذبح نہ کیا جائے ؎

ڈپٹی کمشنر کھیری کا قتل

نینی تال ۔ ۲۷ ۔ اگست مسٹر آر ڈبلیو ۔ ڈی ۔ ولوبی ڈپٹی کمشنر ضلع کھیری کو ایک مسلمان نے قتل کر دیا ۔ کہا جاتا ہے ۔ کہ ٹرکی کی حمایت میں یہ قتل کیا گیا ہے ۔ قسمت لکھنو کے کمشنر اور لفٹننٹ گورنر سر ہار کورٹ بٹیلر معہ چیف سکرٹری موقع پر فوراً وہاں پہنچ گئے +

کمشنر سندھ کی چٹھی

کمشنر سندھ نے اخبارات میں ایک چٹھی بھیجی ہے ۔ جس میں لکھا ہے ۔ کہ معلوم ہوا ہے ۔ چند فتنہ پرداز اشخاص غریب مسلمانوں کو ہجرت کرنے پر مجبور کر رہے ہیں ۔ اور کہہ رہے ہیں ۔ کہ اگر انہوں نے ہجرت نہ کی تو وہ برادری سے خارج کئے جاوینگے ۔ اور نماز میں ان کو شامل نہ کیا جائے گا اور بنظر کا پانی ان کو بلیگا

تارکان وطن کے متعلق اطلاعات

اخبار انگلشمین کے سرحدی نامہ نگار نے اطلاع دی ہے ۔ کہ وہ پندرہ سو واپس شدہ تارکان وطن کی ایک جماعت کے سربر آوردہ اشخاص سے ملا ۔ اکثر کا بیان ہے کہ انہیں خوراک بہم پہنچانے کیلئے اپنے کپڑے تک فروخت کرنا پڑے ۔ اور ڈگہ اور کابل کے درمیان انہیں کوئی غذا نہیں ملی ؎

مسٹر پٹیل کی واپسی

مسٹر پٹیل جو کانگرس ڈیپوٹیشن میں گذشتہ سال ولایت گئے تھے ۳۰ ۔ اگست کو بمبئی واپس پہنچ گئے ہیں ؎

ڈیوک آف کناٹ کا پروگرام

ہز رائل ہائینس ڈیوک آف کناٹ کا ہندوستان میں وہ پروگرام نہیں رہے گا ۔ جو پرنس آف ویلز کے لئے تیار کیا گیا تھا ۔ انڈیا آفس میں آج کل ڈیوک کے لئے پروگرام تیار کیا جا رہا ہے ۔ امید ہے ۔ کہ ڈیوک آئندہ موسم بہار تک واپس نہیں جائیں گے دہلی کی تقریبات میں شریک ہونے کے بعد ہز رائل ہائینس مختلف والیان ریاست سے ملاقات کریں گے ۔ اور موسم سرما میں وائسرے کے ساتھ قیام کریں گے ؎

گورنمنٹ دہلی کا فیصلہ

گورنمنٹ دہلی نے فیصلہ کیا ہے کہ ڈیوک آف کناٹ کی پارٹی کے ساتھ کسی مقامی اخبار نویس کو ہمراہ جانے کی سفارش نہ کرے ؎

یادگار تلک

تلک آنجہانی کی یادگار اور ان کے مشن کی تکمیل کے لئے دہلی سے ایک روزانہ اخبار "تلک" نامی نکلنے والا ہے ۔ ڈکلیریشن داخل ہو گیا ہے اور ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ دہلی نے منظور کر لیا ہے ؎

مدراس کانگریس کمیٹی اور تحریک اتحاد عمل

پراونشل کانگریس کمیٹی مدراس کا جلسہ ۲۸ ۔ اگست کو مہاجن سبھا ہال میں منعقد ہوا ۔ ترک اتحاد عمل کا مسئلہ پیش تھا ۔ مخالف و موافق بحث ہوئی جلسہ کے سامنے دو صورتیں تھیں (۱) کہ اس مسئلہ کو کانگریس کے خاص اجلاس تک ملتوی رکھا جاوے (۲) یا مسٹر گاندھی کا مجوزہ پروگرام منظور کیا جائے ۔ لیکن جب ووٹ لئے گئے تو کثرت رائے سے دونو تجاویز نامنظور ہوئیں ؎

کمیٹی گرانی اجلاس

غیر سرکاری کمیٹی جو بنگال گورنمنٹ کی طرف سے چاول اور کپڑے کی گرانی کے اسباب پر غور کرنے کے لئے مقرر کی گئی تھی اس کا اجلاس شروع ہو گیا ہے ۔ برٹش انڈیا ایسوسی ایشن ۔ بنگال نیشنل چیمبر بنگال اور مہاجن سبھا کے قائمقاموں کی شہادتیں کمیٹی نے لی ہیں ۔ جنہوں نے اسباب گرانی میں روپیہ کی طاقت خرید میں کمی ۔ کاغذی سکہ کی قیمت میں کمی ۔ پیداوار کے خرچ میں زیادتی ۔ درآمد برآمد کی مشکلات مال کو روک کر حصول منافع کا ذکر کیا ۔ انسداد گرانی کی تدابیر میں مال کو روک کر منافع حاصل کرنے والوں کا انسداد اور برہما کے چاول پر بندش کو علیحدہ کرنا تجویز کیا

ٹاٹا کمپنی کا منافع

ٹاٹا کے کارخانہ آہن و فولاد کے ڈائرکٹروں نے چودھویں رپورٹ حال میں شایع کی ہے ۔ جس سے معلوم ہوتا ہے ۔ کہ کمپنی کو خالص منافع امسال مختتمہ ۳۱ مارچ ۱۹۲۱ء ۱۱۱ لاکھ ۵۲ ہزار ۳۵۳ روپیہ ہوا ہے ؎

بقرعید کیسے گذری

دہلی ۔ رنگون ۔ بمبئی میں عید خیریت سے گذری ۔ لیکن کاٹھ گڑھ ضلع ہوشیارپور میں ہندوؤں نے احمدیوں کو زبردستی قربانی سے روکا ۔ بلکہ احمدیوں پر جو بہت ہی کم تعداد میں ہیں مخالفین کی بڑی تعداد نے حملہ کیا ۔ اور بعض کو سخت تکلیف پہنچائی ؎

بنگال میں آوارہ پنجابی

مجسٹریٹ آسنسول نے ۳۰ پنجابیوں کے مقدمہ کی سماعت کی ۔ ان پر آوارگی اور بظاہر کسی ذریعہ معاش کے نہ ہونے کا الزام تھا ۔ نیز بیان کیا جاتا ہے ۔ کہ یہ لوگ ضلع بردوان کی ڈکیتیوں کے بانی بھی ہیں ۔ دو ملزمان نے اپنے جرم کا اقبال کیا اور دس ڈکیتیوں کا حال بتایا ۔ مقدمہ کی سماعت جاری ہے ؎

عازمان ہجرت ذرا صبر کریں

مرکزی خلافت کمیٹی نے حال میں ایک اعلان کیا ہے ۔ جس کا خلاصہ یہ ہے ۔ کہ ہجرت کو کامیابی سے سر انجام دینے کے لئے کمیٹی انتظام کر رہی ہے ۔ اسلئے عازمان ہجرت ذرا صبر کریں ۔ اور کوئی عاجلانہ حرکت نہ کریں ۔ کیونکہ پہلے بے انتظامی کی حالت میں بعض نا اہل لوگوں نے وہاں جا کر ہندوستان اور افغانستان کو نقصان پہنچایا ہے ۔ اب باقاعدہ پشاور میں انتظام کیا جاویگا ؎

مسٹر ظفر علی پر مقدمہ ہتک عزت

قاضی سراج الدین صاحب بیرسٹر نے جو راولپنڈی میں سرکاری وکیل ہیں ۔ مسٹر ظفر علی ایڈیٹر زمیندار کے خلاف ایک مضمون کی بنا پر جس کی زمیندار میں اشاعت ہوئی ہے ۔ مقدمہ ہتک عزت دائر کیا ہے ۔ مقدمہ بغرض سماعت مسٹر ذکاء الدین مجسٹریٹ درجہ اول ، راولپنڈی کے سپرد ہوا ہے ؎

عراق عرب کیلئے فوج

مہاراجہ کپور تھلہ نے اپنی امپیریل سروس انفنٹری عراق عرب میں خدمات انجام دینے کے لئے پیش کی ہے ۔ جو گورنمنٹ

وائسریگل کونسل کا اجلاس

شملہ ۲۷ - اگست کے وائسریگل کونسل کے اجلاس میں حسب ذیل معاملات پیش ہوئے :-

علیگڈھ یونیورسٹی کا مسودہ قانون

آنریبل خان بہادر میاں محمد شفیع نے علیگڈھ یونیورسٹی کا مسودہ قانون پیش کیا - یہ مسودہ قانون ہندو یونیورسٹی کے مسودہ کی طرز پر ہے - لیکن علیگڈھ یونیورسٹی کی ذمہ واری گورنمنٹ ہند پر ہو گی - اور گورنمنٹ اس یونیورسٹی کے لئے اپنی خوشنودی کے طور پر بہت سی مالی امداد پیش کرے گی ٭

جنرل ڈائر کو ۹ سو پونڈ سالانہ پنشن

جنرل ڈائر کے متعلق آنریبل مسٹر سنہا کے جواب میں کمانڈر انچیف نے بیان کیا - کہ جنرل ڈائر انگلستان میں رہائش پذیر ہیں - اور عدم ملازمت کی تنخواہ لے رہا ہے - جو حال میں صاحب وزیر ہند نے منظور کی تھی - اس کو سات سو ایک پونڈ سترہ شلنگ ۸ پنس سالانہ کی رقم خزانہ ہند سے ملیگی - ریٹائر ہونے پر ۹۰۰ پونڈ سالانہ خزانہ ہند سے پنشن دی جائیگی ٭

اگر جنرل ڈائر خود ریٹائر ہوتا

آنریبل مسٹر سنہا نے سوال کیا - کہ اگر جنرل ڈائر خود ریٹائر ہوتا تو اس صورت میں اسے کس قدر تنخواہ یا پنشن ملتی - اس کے جواب میں کمانڈر انچیف نے بیان کیا - کہ جنرل ڈائر اس سے پیشتر اپنے عہدے کی پوری پنشن کا حقدار ہو چکا ہے - ایک انگریزی اخبار کا یہ بیان کہ وہ اس وقت اپنے عہدے کی پوری پنشن لے رہا ہے - غلط ہے - گورنمنٹ نے جنرل ڈائر کو جو سزا دی ہے - وہ یہ ہے کہ وہ پوری میعاد کے لئے برگیڈ کا کمانڈر رہنے کا حق دار نہیں رہا ٭

لالہ سری رام کی خدمات

مسٹر سنہا نے دریافت کیا - کہ گورنمنٹ نے لالہ سری رام کی خدمات کے اعتراف میں کوئی کاروائی کی ہے - سر ولیم ونسنٹ نے جواب دیا کہ گورنمنٹ پنجاب سے درخواست کی گئی ہے - کہ سرکاری افسروں اور غیر سرکاری اشخاص کی خدمات کا مناسب طور پر اعتراف کیا جائے ٭

ممالک غیر کی خبریں

شورش آئرلینڈ

لارڈ میئر کی ہمشیرہ کی درخواست

لنڈن ۲۵ - اگست کارک کے لارڈ میئر کی ہمشیرہ نے ان کی رہائی کی درخواست کی تھی جس کے جواب میں مسٹر لائڈ جارج نے تار دیا ہے - کہ مجھے یہ سن کر افسوس ہوا ہے - کہ آپ کے بھائی نے فاقہ کشی سے مرنے کی ٹھان لی ہے - اور اس سے آپ کو تکلیف پہنچ رہی ہے مگر حکومت کیلئے یہ ناممکن ہے کہ وہ لارڈ میئر کے بارے میں کوئی استثنا برتے ٭

انتقام کی دھمکی

ڈیلی میل کو معلوم ہوا ہے - کہ سن فینروں نے دھمکی دی ہے - کہ اگر لارڈ میئر وفات پا گئے - تو ہم انگلستان سے ان کی موت کا بدلہ لینگے ٭

قید خانہ پر حملہ

تین ہزار آئرش مجمع نے برکسٹن کے جیل پر حملہ کیا - جہاں کارک کے لارڈ میئر قید ہیں - پولیس نے مکوں سے ان کی تواضع کی اور مجمع منتشر ہو گیا ٭

تمام دنیا کے فرمانرواؤں کے نام تار

مسٹر گرفتھ نے جو سن فینروں کے قائمقام صدر ہیں - دنیا کے تمام فرمانرواؤں کے نام تار روانہ کئے ہیں جن میں لارڈ میئر کی گرفتاری اور قید کے حالات کی طرف توجہ دلائی ہے ٭

پولیس پر کلوخ اندازی اور سنگباری

اگست شام کو برکسٹن کے قید خانے کے باہر فساد ہوا - پولیس پر کلوخ اندازی اور سنگباری کی گئی پولیس نے اپنے ڈنڈوں سے مجمع پر حملہ کیا - جانبین کے کئی آدمی زخمی ہو گئے ٭

بلفاسٹ کا خونریز ہنگامہ

بلفاسٹ میں پھر ہنگامہ ہوا ۱۰۶ مکانات جلا ڈالے گئے دس کو نقصان پہنچا - اور بیس میں لوٹ مار ہوئی دو شخص ہلاک اور ۱۵ گرفتار پولیس کے بہت سے آدمی مجروح ہوئے

آئرلینڈ کا کامل حکومت خود اختیاری کا مطالبہ

آئرلینڈ کے اعتدال پسندوں نے کانفرنس کر کے ایک کامل قومی حکومت خود اختیاری کا مطالبہ کیا ہے - سب سے پہلے لارڈ میئر کی رہائی کا رزولیوشن پاس کیا گیا دوسرے میں ظاہر کیا کہ گورنمنٹ کی موجوہ پالیسی یقیناً خانہ جنگی کا موجب ہو گی ٭

عراق عرب

علاقہ بغداد میں سکوت

نظارت جنگ کا اعلان ہے کہ بغداد کے شمال مشرقی رقبہ میں سکوت ہے - بغداد و موصل اپنی معمولی حالت پر ہیں - وسطی فرات پر کوئی معرکہ آرائی نہیں ہوئی - تعزیری کاروائیوں میں توپوں کی آتشباری اور سکھوں اور ہندوستانی نیزہ برداروں کے حملہ سے عربوں کو سخت نقصان پہنچایا گیا تھا

عراق عرب کے انتظامات

عراق عرب میں جدید گورنمنٹ کی پالیسی کے متعلق جو اعلان کیا گیا ہے - اس کو اخبار ڈیلی ایکسپرس نے بہت زیادہ اہمیت دی ہے - اس بیان کے بموجب عراق عرب پر جبریہ قبضہ قائم رکھنے کا جو خیال تھا - وہ بالکل ترک کر دیا گیا سول حکومت کا موجودہ سسٹم توڑ دیا جائے گا - انڈیا آفس اور دفتر خارجیہ کے اکثر عمال حکومت جو وہاں مقرر کر دیئے گئے ہیں - واپس بلا لئے جائیں گے عرب اپنی خود مختاری حکومت کے طریق کا خود تصفیہ کریں گے - اور اپنے ہی سرداروں کے ماتحت اس کا انتظام کریں گے - البتہ ماہر مشیروں کی مدد ان کو دی جائیگی - گورنمنٹ سب سے پہلے محصور سپاہ کو رہا کرنے کی فکر کریگی - یہ بیان کیا جاتا ہے - کہ اس ہفتہ میں امیر فیصل مسٹر لائڈ جارج سے ہوسبرین کے مقام پر ملیں گے ٭

بولشویک اور پولینڈ میں ورزش

چھ ہزار تین سو بولشویک قید

رائٹر کو مستند طور پر معلوم ہوا ہے - کہ پولینڈ والوں نے چھ ہزار تین سو اسیران جنگ گرفتار کئے ہیں - نیز دو سو توپیں چھینی ہیں ٭

پولینڈ کی پیشقدمی

لنڈن ۲۸ - اگست آج شب کی پولش سرکاری اطلاع مظہر ہے - کہ خونریز جنگ کے بعد پولینڈ والوں نے سرخ پولش فوج کی شمالی سپاہ کو سخت

مہتمم عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام قادیان میں چھپ کر مالکان